از عدالتِ عظمیٰ

ڈائریکٹر جنرل آف پولیس و دیگراں

بنام

مرتیونجوئے سرکار و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 18 مارچ 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مغربی بنگال ضابطہ ملازمت (حصہ-I): قاعدہ 34(b)-

قانونِ ملازمت-ملازمت سے برطرفی-کی قانونی حیثیت-ریاستی مسلح پولیس-کانسٹیبلوں کی بھرتی-محکمہ فراہمی روزگار کی طرف سے پیش کردہ فہرست کی بنیاد پر دوبارہ بھرتی-لیبر کمشنر کا خط جس میں کہا گیا ہے کہ محکمہ فراہمی روزگار کی طرف سے پیش کردہ ناموں کی فہرست جعلی تھی- برطرفی کے نتیجے میں کارروائی-عدالت عالیہ نے خارج کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دیا-اپیل-قرار پایا کہ، عدالت عالیہ نے خارج کرنے کے لیے کوئی بنیاد نہیں رکھی ہے کہ جعلی فہرست پیش کی جائے جو جواب دہندگان پر مستقبل کی ملازمت کے لیے بدنما داغ کا سبب بنے گی-قدرتی انصاف کے اصولوں پر عمل کیا جانا چاہیے-تفتیش کے لیے ہدایات-جواب دہندگان کو معقول موقع دیا جانا چاہیے-اس کے بعد اس کی حمایت میں وجوہات کے ساتھ مناسب احکامات جاری کیے جائیں۔

انتظامی قانون-قدرتی انصاف کے اصول-قابلِ سماعت

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5382، سال 1996۔

F.M.A.T نمبر 682، سال 1987 کلکتہ عدالت عالیہ کے 26.3.91 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل گزاروں کے لیے دلیپ سنہا اور جے آر داس۔

جواب دہندگان کے لیے ڈاکٹر شنکر گھوش اور مس سرلا چندر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ مدعاعلیہان کو ریاستی مسلح پولیس میں کانسٹیبل کے طور پر اپریل 1985 کی کارروائی کے ذریعے مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی بھرتی کی بنیاد محکمہ فراہمی روزگار، کٹوا کی طرف سے پیش کردہ فہرست تھی۔ انہیں یکم جنوری 1986 سے موثر کارروائی کے ذریعے ملازمت سے برطرف کر دیا جاتا ہے جسے عدالت عالیہ میں چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے خارج کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ اپیل پر، ایم ایف اے نمبر 682/1987 میں 26 مارچ 1991 کے حکم کے ذریعے اس کی تصدیق کی گئی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

حکم برطرفی میں، یہ کہا گیا تھا کہ مدعاعلیہان نے مغربی بنگال سروس ریگولیشنز (حصہ I) کے قاعدہ 34(b) اور اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل آف پولیس، مغربی بنگال کے میمو نمبر 4145(2) مورخہ 22 نومبر 1985 میں موجود ہدایات کے تحت اختیارات کا استعمال کیا تھا۔ یہ بات متنازعہ نہیں ہے کہ کمشنر آف لیبر نے 5/7 ستمبر 1985 کے اپنے خط میں اپیل گزاروں کو مطلع کیا تھا کہ محکمہ فراہمی روزگار کی طرف سے بھیجی گئی ناموں کی فہرست جعلی تھی اور ان کے نام من گھڑت تھے کیونکہ وہ محکمہ فراہمی روزگار میں اندراجات سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں۔ نتیجتاً، انہوں نے اپیل گزاروں کو قواعد کے مطابق کارروائی کرنے کی ہدایت کی۔ اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ فارغ کرنے کی بنیاد مسلح ریزرو ڈ کانسٹیبل کے طور پر بھرتی کے لیے محکمہ فراہمی روزگار سے افراد کی جعلی فہرست تیار صنعتی عمل ہے۔ اگر اسے قبول کر لیا جاتا ہے، تو یہ جواب دہندگان پر مستقبل کی بھرتی کے لیے بدنما داغ کا سبب بنے گا کیونکہ انہوں نے روزگار حاصل کرنے کے لیے فرضی ریکارڈ تیار کیا ہے۔ قدرتی انصاف کے اصولوں کے مطابق انہیں تحقیقات میں نمائندگی کا معقول موقع دیا جانا چاہیے اور اس کی حمایت میں وجوہات کے ساتھ مناسب احکامات منظور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے اور مذکورہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا ہے۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے اپیل کو خارج کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی تھی۔ یہ اپیل گزاروں کے لیے کھلا ہو گا کہ وہ تمام جواب دہندگان کو نوٹس جاری کریں اور ان کے معاملے پر غور کریں اور پھر اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے چھ ہفتوں کی مدت کے اندر وجوہات کے ساتھ مناسب احکامات جاری کریں، چاہے وہ کتنے ہی مختصر ہوں۔ مذکورہ نوٹس جواب دہندگان کو دیا جائے گا جس میں وہ ان بنیادوں کو بیان کریں گے جن پر وہ انہیں خارج کرنا چاہتے ہیں اور جواب دہندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عذرات، اگر کوئی ہوں، اور اس کے بعد ایک ماہ کے اندر اس کی حمایت میں مواد پیش کریں۔ عذرات کی وصولی کے بعد، اپیل گزاروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ عذرات پر غور کریں اور اس کے بعد چھ ہفتوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اندر مناسب احکامات جاری کریں اور تمام جواب دہندگان کو واجب الادا اعتراف کے ساتھ آگاہ کریں۔ حکم نامے میں، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، ان کے نتائج کی حمایت میں مختصر وجوہات ہونی چاہئیں۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document